2017年10月10日ジャング紙ラホール版3面

فاٹا کے خیبر پختونخوا میں انضمام کیلئے ریلی، ڈی چوک پر دھرنا

اے این پی کارکنوں کے عمران کیخلاف نعرے

قبائلیوں کو حقوق ملنے تک احتجاج جاری رہیگا، عوام ایف سی آر سے نجات، صوبہ میں انضمام چاہتے ہیں، سراج الحق، فرحت اللہ بابر اور دیگر کا خطاب

اسلام آباد (خصوصی نامہ نگار) فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کرنے کے اور فاٹا اصلاحات پر عملدر آمد کے حوالے سے فاٹا اور صوبہ کی سیاسی جماعتوں نے پشاور سے اسلام آباد تک لانگ مارچ کرتے ہوئے ڈی چوک میں دھرنا دیا، مظاہرے میں شریک اے این پی، پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، پی ٹی آئی اور دیگر جماعتوں کے کارکن گو ایف سی آر گو کے نعرے لگا رہے تھے، اے این پی کے لارکنوں نے عمران خان کیخلاف بھی نعرے بازی کی، مظاہرے میں اراکین قومی اسمبلی حاجی نذیر احمد، حاجی محمد اشرف خان، سینیٹر شاہی سید، بشریٰ گوہر، فرحت اللہ بابر، راجہ عمران اشرف، افتخار شہزاد اور شکیل عباسی شامل تھے، میاں افتخار الدین، حاجی شاہ جی گل آفریدی، شہاب الدین اور ساجد طوری قیادت کر رہے تھے، ضلعی انتظامیہ کے توسط سے تین رکنی وفد نے وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی سے ملاقات کی، میاں افتخار حسین نے کہا اگر حکومت نے ہمارے مطالبات نہیں مانے تو پہلے اسلام آباد پریس کلب پھر ڈی چوک پر دھرنا دیں گے۔ اخونزادہ چٹان کا کہنا تھا کہ قبائلی عوام کی بحالی بڑا مسئلہ ہے، امن و امان کا مسئلہ بھی درپیش ہے، غلام احمد بلور کا کہنا تھا کہ فاٹا کے عوام کو بنیادی حقوق نہیں مل رہے، سراج الحق نے کہا فاٹا کے لوگ اپنے حقوق چاہتے ہیں، عوام ایف سی آر سے نجات اور خیبر پختونخوا میں انضمام چاہتے ہیں، 2018 کے انتخابات میں فاٹا کو خیبر پختونخوا اسمبلی میں نمائندگی دی جائے، پاکستان میں ایک قانون دیکھنا چاہتے ہیں، جب تک قبائلیوں کو حق نہیں ملتا احتجاج جاری رہے گا۔ سینیٹر فرحت اللہ بابر نے صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی فاٹا کے عوام کیلئے ملک کے دیگر علاقوں کے عوام کی طرح برابر کے حقوق کے مطالبے، کے پی میں انضمام، ایف سی آر اور فاٹا کو اسلام آباد سے ریموٹ کے ذریعے کنٹرول کو ختم کرنے کے مطالبات کی حمایت کرتی ہے، فاٹا کے لوگ ابھی تبدیلی کیلئے تیار نہیں۔ انتظامی، سماجی، ثقافتی، لسانی، سیاسی اور جغرافیائی حالت کے مطابق فاٹا کا کے پی میں انضمام منطقی ہے، مفادات کی وجہ سے دو پارٹیاں مخالفت کر رہی ہیں۔ فاٹا میں چیف آپریٹنگ آفیسر کا عہدہ تخلیق کرنے کی بجائے فاٹا سیکرٹریٹ کو مستحکم کیا جائے۔ کابینہ نے فیصلہ کیا تھا کہ پشاور ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار قبائلی علاقوں تک بڑھایا جائے لیکن اچانک فیصلہ بدل دیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار قبائلی علاقوں تک بڑھایا جائے، ایسا کیوں گیا؟ ٹیکس، سیس، لیویز اور راہداری جمع کرنے کا اختیار پولیٹیکل ایجنٹس واپس لیا جائے، چیک پوسٹیں سب سے زیادہ بولی دینے والوں کو نیلام کر دی جاتی ہیں۔ فاٹا اصلاحات کمیٹی نے تسلیم کیا تھا کہ پرمٹ اور راہداری نظام کرپشن کو جنم دیتا ہے اور روزمرہ کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے پرمٹ اور راہداری سسٹم ختم کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔